محمد اکرم رحمانی ایم اے

اسلام میں مزدوروں کے حقوق

اور ان کے مسائل کا حل

یکم مئی (MAY DAY) کو عام طور پر مزدوروں کا دن منایا جاتا ہے اور اسے مزدوروں کا دن کہنے والے اس کی تاریخ کا شمار ۱۸۸۶ء میں امریکہ کے شہر شکاگو میں محنت کشوں پر ہونے والے مظالم سے کرتے ہیں۔ اوقاتِ کار میں کمی کرنے کے لیے جدوجہد کرنے والے مزدوروں پر اس سال جو مظالم ہوئے اور بہت سے محنت کش موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔ اس کی یاد تازہ کرنے کے لیے مختلف ممالک میں یکم مئی کو جلسے جلوس منعقد کیے جاتے ہیں اور ان میں سرخ جھنڈے لہرائے جاتے ہیں اور قراردادیں پاس کی جاتی ہیں اور کچھ نئے عزائم اور ارادوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور بدقسمتی سے بعض مسلم ممالک میں بھی (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) یہ دن منایا جاتا ہے اور باقاعدہ سرکاری تعطیل کی جاتی ہے۔

لیکن حقیقت میں یکم مئی کا مسلمانوں کی آن اور اسلامی تاریخ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کا تعلق اگر کچھ ہے تو شکاگو کی تاریخ سے ہے یا اس سوشلزم کی جدوجہد سے ہے جس کے دورِ حکومت میں مزدوروں کو نہ یونین سازی کی اجازت ہے اور نہ ہڑتال کا حق حاصل ہے۔ بلاشبہ محنت کشوں کی محنت اور مزدوروں کی مزدوری کی عظمت کا اسلام نے اعتراف کیا ہے (بشرطیکہ وہ رزقِ حلال کے حصول کے لیے ہو) اور اس کی اہمیت و فضیلت بھی بیان فرمائی ہے (جیسا کہ آئندہ سطور میں ذکر کیا جائے گا)، لیکن اس سے قبل کہ ہم اسلام میں مزدوروں کے حقوق اور ان کے مسائل کا تذکرہ کریں، اس بات پر اظہارِ افسوس کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ موجودہ دور میں بعض مسلم ممالک میں یکم مئی کو شکاگو میں ہلاک ہونے والوں کو شہداء کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان غیر مسلم مزدوروں کو شہداء کہنا اسلامی تعلیمات اور اصطلاحات کو مسخ کرنے کے مترادف ہے اور شہید کی عظمت اور مقام کو داغدار کرنے کی ناروا جسارت ہے۔ کیا مسلمان ممالک کے حکمرانوں،

اور مسلمان مزدور لیڈروں [illegible] کہ شہادت کا رتبہ حاصل کرنے والے کی بنیادی صورت برسرِ میدان جنگ سرفروشی ہے اور پھر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا ہو۔ لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے مزدور لیڈروں کا سخت محاسبہ کیا جائے جو کہ مزدوروں کا دن منانے کی آڑ میں اسلام کی مقدس تعلیمات کا مذاق اڑانے کی عمداً کوشش کرتے ہیں۔

اب جب کہ پاکستان کی موجودہ حکومت نے قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دے دیا ہے تو بالا دلی ضروری ہو گیا ہے کہ سوشلزم اور اشتراکیت کے علمبرداروں کا مقرر کردہ دن نظر انداز کر کے اسلامی تاریخ کی روشنی میں کوئی دن متعین کیا جائے۔ جس سے محنت کی عظمت بھی اجاگر ہو اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آجر اور اجیروں اور مالک اور مزدوروں کے حقوق و مسائل کا عدل و انصاف کے ساتھ ادائیگی اور حل کا التزام بھی ہو۔

مذکورہ بالا مختصر اور قدرے طویل تمہیدی کلمات کے بعد قرآن و حدیث کی روشنی میں مزدوری کی اہمیت اور محنت کشوں کے حقوق و مسائل کا ذکر کرتے ہیں تاکہ دشمنانِ اسلام کے پھیلائے ہوئے اثرات کو زائل کیا جاسکے۔ کہ اسلام میں ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ معاذ اللہ!

اسلام میں مزدوری کی اہمیت: محنت اور مزدوری کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے بھی اپنے مبارک اور مقدس ہاتھوں سے محنت اور مزدوری کی ہے جب کہ ان سے کائنات میں کوئی بڑا انسان نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام، داؤد علیہ السلام اور خاتم النبیین افضل الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت و مزدوری کا تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ لادینی قوتوں کے اس تاثر کو ختم کیا جاسکے کہ معاذ اللہ اسلام میں مزدور کی کوئی عظمت مقام نہیں اور ان کے مسائل کا کوئی حل نہیں (نعوذ باللہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محنت اور مزدوری: قرآن کریم کی سورۃ القصص میں اللہ

رب العزت نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محنت اور مزدوری کا تذکرہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا۔

قالت یابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین ۔قال انی ارید ان انکحك احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشراً فمن عندك وما ارید ان اشق علیك ستجدنی ان شاءالله من الصالحین قال ذلك بینی وبینك ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی والله علی ما نقول وکیل ۔ [1]

ترجمہ:۔ ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا۔ اباجان! اس شخص (موسیٰؑ) مزدور رکھ لیجئے ۔بہترین آدمی جسے آپ مزدور رکھیں وہی ہو سکتا ہے جو قوی اور امانت دار ہو۔ اس کے باپ نے (موسیٰ سے) کہا میں چاہتا ہوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں بشرطیکہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو۔ اور اگر دس سال پورے کر دو تو یہ تمہاری مرضی ہے میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا۔ تم ان شاءاللہ مجھے نیک آدمی پاؤ گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ۔یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہو گئی ۔ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں، اس کے بعد پھر کوئی زیادتی مجھ پر نہ ہو۔ اور جو کچھ قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

مذکورہ آیات کے تحت امام ابن کثیر اور دیگر مفسرین کرام نے حضرت ابن عباس کی روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال کی مدت پوری فرمائی۔

اسی طرح حضرت ابوذرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے: قضی موسیٰ اوفاھما وابرھما ۔یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ مدت پوری فرمائی جو کہ زیادہ کامل اور ان کے خسر کے لیے زیادہ خوشگوار تھی (یعنی دس سال) [2]

امام ابن کثیر نے اور دیگر مفسرین نے یہ روایت بھی ذکر فرمائی ہے۔

"ان موسیٰ علیہ السلام آجر نفسہ بعفۃ فرجہ، وطعمۃ بطنہ [3]

---

[1] القصص آیات ۲۶ تا ۲۸ [2] مختصر تفسیر لابن کثیر (صابونی) ج ۳ / ص ۱۱ و تفسیر فتح القدیر للشوکانی ج ۴ / ص ۱۷۱ و تفہیم القرآن ج ۳ ص ۶۳۲ [3] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۱

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اپنا پیٹ بھرنے اور اپنی عزت و عصمت کو بچانے کے لیے دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی مزدوری کی۔

ملازمت و مزدوری کے لیے دو اہم شرطیں

سورۃ القصص کی مذکورہ بالا آیات کے تحت تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم فرماتے ہیں:

"اِن خیر من استأجرت القوی الامین" یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی ایک صاحبزادی نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ کو گھر کے کاموں کے لیے ملازم کی ضرورت ہے آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے۔ کیونکہ ملازم میں دو صفتیں ہونی چاہییں۔ ایک کام کی قوت و صلاحیت اور دوسری امانت داری۔

آگے ذکر فرماتے ہیں:

حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کی بات جاری فرمائی۔ آج کل سرکاری عہدوں اور ملازمت کے لیے کام کی صلاحیت اور ڈگریوں کو دیکھا جاتا ہے مگر دیانت و امانت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ عام دفتروں اور عہدوں کی کارروائی میں پوری کامیابی کے بجائے رشوت خوری، اقربا پروری، وغیرہ کی وجہ سے قانون معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ کاش لوگ اس قرآنی ہدایت کی قدر کریں تو سارا انتظام درست ہو جائے۔ [1]

حضرت داؤد علیہ السلام کی محنت مزدوری

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے

"وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من باسکم" [2]

ہم نے اس کو (داؤد) تمہارے فائدے کے لیے زرہ بنانے کی صنعت سکھا دی تھی تاکہ ایک دوسرے کی مار سے بچ جائے۔

---

[1] تفسیر معارف القرآن ج ۶ ص ۶۰۳ [2] الانبیاء = ۸۰ [3] سبا ۱۱۔

اور دوسرے مقام پر اللہ نے ارشاد فرمایا:

وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ [1]

ہم نے لوہے کو اس کے لیے نرم کر دیا (اور اس کو ہدایت کی کہ) پوری پوری زرہیں بنا اور ٹھیک انداز سے کڑیاں جوڑ۔

علاوہ ازیں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے " وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ [2]

کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ مبارک کی کمائی سے کھاتے تھے۔

معلوم ہوا کہ محنت و مزدوری کر کے کھانا اور کمانا یہ انبیاء علیہم السلام کا مقدس پیشہ رہا ہے۔ لہذا جس عمل اور پیشہ کو انبیاء کرام نے اختیار کیا ہو وہ کیونکر کمتر اور گھٹیا ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اعلیٰ و ارفع ہو گا۔

حضور علیہ السلام کی مزدوری اور اجرت

حضور کا ارشادِ گرامی ہے۔

ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ [3]

کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ نے عرض کیا۔ کیا آپ نے بھی چرائیں ؟ فرمایا۔ ہاں۔ میں بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت اللہ کی تعمیر میں شریک ہونا

جس طرح حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر میں معمار اور مزدور کی حیثیت سے کام کیا، اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بحیثیت مزدور اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیا اور اپنے کندھے مبارک پر پتھر اٹھا کر لاتے تھے جیسا کہ امام بخاری نے نقل

---

[1] سبا - ۱۱

[2] صحیح بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل و عمل بیدہ ج ۲/ص ۶

[3] صحیح بخاری کتاب الاجارۃ۔ باب رعی الغنم علی قراریط ج ۲ ۔ص ۳۲ / ۳۳

فرمایا ہے۔

مما بنيت الكعبة ذهب النبي صلى الله عليه وسلم وعباس ينقلان الحجارة فقال العباس للنبي صلى الله عليه وسلم اجعل ازارك على رقبتك فخر الى الارض وطمحت عيناه الى السماء فقال ارني ازاري فشده عليه [1]

یعنی کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت عباسؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں شریک تھے اور دونوں ہی پتھر اٹھا کر لاتے تھے۔ حضرت عباسؓ نے حضورؐ سے فرمایا کہ اپنے ازار مبارک کو اتار کر کندھے پر رکھ لیجئے۔ تو حضورؐ نے جب ایسا کیا تو آپؐ (شرم حیا) کی وجہ سے زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف بلند ہو گئیں اور فرمایا میرا ازار مجھے دے دیجئے۔ تو آپ نے اپنا ازار مبارک مضبوطی سے باندھ لیا۔

مسجد نبویؐ کی تعمیر میں مزدوری کرنا:

مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد حضورؐ نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع فرمائی تو عام صحابہ کرام کے ساتھ خود بھی مزدوروں کی طرح اینٹ اور پتھر اٹھا کر لاتے تھے اور زبان مبارک سے مندرجہ ذیل شعر پڑھتے تھے۔

اللّٰهم لا عيش الا عيش الأخرة
فاغفر الانصار والمهاجرة [2]

الٰہی زندگی تو صرف آخرت ہی کی ہے۔ تو انصار و مہاجر کو معاف فرما۔
صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ مزدوری میں مشغول تھے وہ بھی زبان مبارک سے مندرجہ ذیل شعر پڑھتے تھے

لئن قعدنا والرسول يعمل
لذاك فالعمل المضلل [3]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کام کریں اور ہم بیٹھے رہیں یہ تو بڑی ہی گمراہی کا کام۔

---

[1] ص ۵۷۰ ج ۱۔ ۴۷۶ باب فضل مکۃ و بنیانہا۔
[2]، [3] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۹۳

خندق کھودنے میں صحابہ کرام کے ساتھ شرکت

غزوہ خندق میں حضور علیہ السلام خندق کھودنے میں صحابہ کرام کے ساتھ مصروف اور شریک ہیں۔ حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے چھپ گئے۔ خندق کھودتے وقت حضور علیہ السلام حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

۱۔ اللھم لولا انت ما اھتدینا فلا تصدقنا ولا صلینا

اے اللہ تیرے سوا ہم ہدایت حاصل نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی تیری توفیق کے بغیر زکوٰۃ ادا کر سکتے تھے۔ اور نہ نماز ادا کر سکتے۔

۲۔ فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

اے اللہ ہم پر طمانیت نازل فرما اور دشمن سے لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

۳۔ ان الاعداء قد لغوا علینا اذا ارادو فتنۃ ابینا [۱]

یقیناً دشمن نے ہم پر ظلم کرتے ہوئے چڑھائی کی ہے وہ فتنہ گر ہیں اور ہمیں فتنے کی بات قبول نہیں۔

اور صحابہ کرام بھی خندق کھودتے وقت جوشِ محبت میں بیک آواز پڑھتے تھے۔

ے نحن الذین بایعوا محمدًا علی الجھاد ما بقینا ابدا [۲]

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیشہ کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر جہاد کرنے کی بیعت کی ہے۔

مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مزدوری کا کام انبیاء کرام نے بھی کیا اور اس میں عار محسوس نہیں فرمائی۔ اور صحابہ کرام کے ساتھ آخر الزمان اور افضل الرسل علیہ التحیۃ والسلام نے بھی محنت مزدوری کر کے آنے والے تمام لیڈران کرام کے لیے

---

[۱] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۳۱، ۱۳۲ و سیرۃ النبی (شبلی) ج ۱، ص ۴۲۱، ۴۲۲

[۲] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۳۱ و سیرۃ النبی شبلی، ج ۱، ص ۴۲۱

اسوہ حسنہ پیش کیا۔

کیا مسلمان لیڈروں کو مذکورہ بالا "تاریخی واقعات" تاریخی کتب اور سیرۃ النبی کی کتابوں میں نظر نہیں آتے؟ اگرچہ ہم تو مخصوص ایام منانے کے قائل نہیں لیکن فرضِ محال اگر دنوں کو منانا جائز بھی تسلیم کیا جائے تو مسلمان ممالک میں یکم مئی کے بدلے وہ دن منایا جائے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح مزدوری کی یا "۸" ذوالقعدہ کی تاریخ متعین کی جائے جس میں سرورِ کائنات اور محسن انسانیت اور خاتم الرسل پیغمبر تین دن سے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ کر صحابہ کرام کے ساتھ خندق کھودنے میں مصروف رہے۔ اسلامی جمہوری پاکستان جیسے ملک میں کمیونسٹوں اور اشتراکیوں کے موقف کی پذیرائی اور شکاگو کے ہلاک ہونے والے مزدوروں کو شہداء کے طور پر پیش کرنا تحریک پاکستان نظریہ پاکستان اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تضحیک و تذلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔

محنت و مزدوری کی اہمیت کے متعلق احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کمائی کے لیے محنت و مزدوری کرنے کی بہت زیادہ فضیلت و اہمیت بیان فرمائی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیر الکسب کسب العامل اذا نصح [۱]

بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے۔ بشرطیکہ اپنے مالک کا کام خیر خواہی اور خلوص سے سرانجام دے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت جمیع بن عمیر اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے بہتر عمل اور افضل کمائی کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور [۲]

---

[۱] الترغیب والترہیب للحافظ المنذری ج ۱ ص ۳۹۱

[۲] مسند امام احمد بن حنبل مع الفتح الربانی وشرح بلوغ الربانی

کہ وہ تجارت جس میں رب کی نافرمانی کے طریقے اختیار نہ کیے جائیں اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا (یہ دونوں. تجارت اور جائز پیشہ روزی حاصل کرنے کے لیے بہترین طریقے ہیں ۔)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محنت مزدوری کی اہمیت کے متعلق ایک حدیث بیان فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا" ما اکل احد طعاما قط خیرًا من ان یاکل من عمل یدہ و انّ نبی اللہ (داود علیہ السلام) کان یاکل من عمل یدہ[1]

کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داودؑ علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔

مذکورہ بالا حدیث اور روایات سے مزدوری اور محنت کی اہمیت و فضیلت روز روشن کی طرح واضح ہے

مزدوروں کے حقوق

ایک مزدور اور ملازم آدمی کے لیے سب سے بڑا اور اولین مسئلہ اجرت کے متعلق ہے کہ اس کی ادائیگی میں حق تلفی نہ ہو اور نہ ہی تاخیر اور ٹال مٹول۔ اس لیے سرور کائنات نے جو کہ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے۔ اجروں اور مالکوں کو مندرجہ ذیل حکم دیا۔

"اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ[2]

کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو۔

مندرجہ بالا حکم پر ہی حضرت آپ نے اکتفا نہیں فرمایا بلکہ مزدوروں کی اجرت اور مزدوری ادا نہ کرنے والوں اور حق تلفی کرنے والوں کو شدید وعید کی تنبیہہ فرمائی ہے۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطیٰ بی ثم غدر و رجل باع حرًا فاکل ثمنہ" و

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب البیوع باب کسب الرجل و عملہ بیدہ ج ۲، ص ۶

[2] سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۸۱، کتاب الرھون باب اجر الاجراء

رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ [۱]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تین آدمی جن سے قیامت کے روز میرا جھگڑا ہوگا۔

۱۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر کوئی معاہدہ کیا پھر اس عہد کو توڑ ڈالا۔

۲۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو (اغوا کر کے) فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھائی۔

۳۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کی مزدوری نہیں دی۔

آج ہمارے معاشرے میں کتنے سنگدل اور پتھر دل لوگ موجود ہیں جو کہ اللہ کے نام کا حلف اٹھا کر معاہدہ کرتے ہیں اور ملک کے مختلف بڑے بڑے اور جلیل القدر مناصب اور عہدوں پر فائز ہوتے ہیں لیکن اس حلف اور عہد کی پاسداری نہیں کرتے۔

اور کتنے ہی ڈاکو اور لیٹرے ہیں جو کہ آزاد اور شریف انسانوں کو اغوا کر کے منہ مانگا تاوان وصول کر رہے ہیں اور یہ اغوا کا معاملہ پاکستانی لوگوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اب ان کا ہاتھ غیر ملکی لوگوں تک دراز ہو چکا ہے۔ جیسا کہ جاپانی طلباء کو اغوا کیا جا چکا ہے اور ابھی تک ان کی رہائی مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ اور یوں یہ ڈاکو اور لٹیرے اپنے اس عمل سے ملک و ملت کی بدنامی اور ننگ و عار کا باعث بن رہے ہیں۔ اور حکومت بھی بے بس نظر آتی ہے اور اغوا کا کیس صرف بڑے مردوں تک محدود نہیں رہا بلکہ معصوم بچوں کو اغوا کر کے ان کو جبر کا کیمپوں میں رکھا جاتا ہے اور بڑے ظالمانہ طریقے سے ان سے حسب منشا کام لیا جاتا ہے۔ کیا اسلامی جمہوری پاکستان کے حکمرانوں سے عزت و آبرو جان و مال کے تحفظ کی امید کی جا سکتی ہے؟

اسی طرح ہمارے ملک میں ایسے بھی لوگوں کی کمی نہیں جو کہ ملازموں اور مزدوروں کا ان کی محنت اور مزدوری کے مطابق حق ادا نہیں کرتے۔ جس کی بنا پر معاشرے میں بے چینی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے ظالم لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں کیا جواب دیں گے جب کہ ایسے مظلوموں کی طرف سے وکیل بھی خود

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الاجارۃ باب اثم من منع اجر الاجیر ج ۲، ص ۳۴ و ابن ماجہ باب اجر الاجراء ج ۲، ص ۱۰۶

احکم الحاکمین کی ذات ہو۔

آجر اور اجیر کے تعلقات کی نوعیت

مزدور اور مستاجر کے درمیان تعلقات اسی وقت مثالی اور خوشگوار رہ سکتے ہیں جب کہ اسکی بنیاد اخوت اسلامی اور بھائی چارے کے اصول پر ہو۔ جہاں دماغ میں دولت و ثروت کا غرور اور نخوت پیدا ہو اور اپنی برتری کا زعم ہو وہاں مزدوروں پر طرح طرح کے مظالم ہوتے ہیں اور حق تلفی کی جاتی ہے۔ اس لیے اسلام نے اس بارے میں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم جن لوگوں سے محنت مزدوری اور خدمت کا کام لیں ان سے ہمارا سلوک اور برتاؤ برادرانہ مشفقانہ، مساویانہ اور عادلانہ ہو نہ کہ ظالمانہ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (اختصار کی وجہ سے حدیث کا صرف ترجمہ و مفہوم پیش خدمت ہے۔) کہ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے مملوک ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے پس جس شخص کا بھائی اس کے زیردست ہو اسے چاہیے کہ جو خود کھائے وہی اسے کھلائے اور جو خود پہنے وہی اسے پہنائے اور تم لوگ انہیں ایسے کاموں پر مجبور نہ کرو جو ان پر شاق ہو۔ اگر تم ان کو کسی ایسے کام پر مجبور کرو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو تو پھر اس کام میں ان کی معاونت کرو[۵]

مذکورہ بالا احادیث سے جو زیردستوں اور ماتحتوں کے حقوق ثابت ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- خادم، غلام، مزدور اور نوکر سے اتنا زیادہ کام نہ لیا جائے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو ورنہ ان کے کام میں ہاتھ بٹایا جائے
- ان کی تنخواہ اور مشاہرہ و خوراک و لباس اور دوسری شرائط ملازمت کو دیانتداری اور امانت داری سے پورا کیا جائے۔ اور انصاف سے کام لیا جائے۔
- ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔
- انکی خطاؤں لغزشوں کو معاف کیا جائے اور ان پر ناروا ناجائز سختی کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

---

۵ صحیح بخاری کتاب الایمان ج ۱، ص ۱۰

● — اور غلام و آقا، حاکم و محکوم نیز آجر و اجیر کے درمیان تعلقات کی نوعیت ایسی ہو کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا اسلام کے سنہری ہدایات کی روشنی میں اگر آج کے صنعتکار اور کارخانے دار اور مزدور طبقہ اپنے اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی کریں اور ایک دوسرے کو بھائی سمجھ کر ایک دوسرے سے تعاون کریں اور اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں تو یقیناً اپنے ملک میں کارخانوں کی بندش اور ہڑتالوں کی نوبت نہیں آئے گی۔ اور نہ ہی مالکوں اور مزدوروں میں تعلقات کشیدہ ہوں گے۔ بلکہ بھائی چارہ کی فضا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ پیداوار میں بے حد اضافہ ہوگا اور اس طرح مزدوروں کی بے چینی بھی ختم ہوگی اور ان کے مسائل بھی حل ہوں گے۔

اسلام کی تعلیمات کے برعکس اگر اشتراکی نظریہ کا جائزہ لیا جائے تو وہ صرف لالچ، انتقام، حسد، کینہ اور نفرت پر مبنی نظر آتا ہے کیونکہ اشتراکی فلسفہ مزدور کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ آجر کو لوٹ لے۔ اس کی اخلاقی تعلیم اسے یہ اجازت دیتی ہے کہ وہ مزدور کی آمریت قائم رکھنے کے لیے جو حربہ چاہے استعمال کرے یہ اس کے لیے جائز ہے۔ اس کا نصب العین صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ دوسروں کی دولت کو چھین کر طاقت کے ذریعہ اپنے آپ کو آجر پر مسلط کر دے۔

اسلام نے دونوں طبقات کے درمیان عدل و انصاف کے اصولوں کو جاری فرمایا ہے۔ ایک کو دوسرے کا حق کھانے سے سختی سے روکا ہے اسلام نے ہر مسلمان کو رزق حلال کمانے کی تعلیم دی ہے خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو کیونکہ حلال رزق ہی سے انسانیت ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔ آخر میں ہم موجودہ حکومت سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ملک میں سرکاری طور پر صنعتی اور لیبر پالیسی ایسی اختیار کرے جس میں مزدوروں اور آجروں کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طے کیے جائیں گے تاکہ ملک سے اس مظلوم طبقہ کے مسائل حل ہوں اور ان کے بچے بھی خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں اور ہمیں امید ہے کہ موجودہ حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان سے اشتراکی نظریہ کے علمبرداروں کا مقرر کردہ دن "یکم مئی" منانے کا پروگرام ختم کرے گی۔ اور اس کی جگہ اسلامی تاریخ کی روشنی میں کوئی اہم دن مقرر کیا جائے گا۔